إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ۱ / ۔

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۱۷	مطابق یکم صفر المظفر سنہ ۱۳۴۹	یوم شنبہ	مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۳۰ء	نمبر ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اچھی ہے*

۲۶ جون جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر دعوۃ و تبلیغ ایک ضروری کام کے لئے لاہور تشریف لے گئے*

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ۲۴ جون ایک جلسہ عام میں جو بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ "احمدیوں کی ترقی کا راز" پر مؤثر تقریر فرمائی جس میں خلافت سے وابستگی پر زور دیا۔ بچوں کو سگریٹ نوشی کے ترک کرنے اور دوکانداروں کو ان کے نہ بیچنے کی پر زور تحریک کی*

جناب قاضی عبدالمجید صاحب مجید ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور (۲۵ جون) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے حضرت اقدس سے مسئلہ نبوت پر گفتگو کی۔ اسی ضمن میں احمدیوں کے گورنمنٹ سے تعلقات پر بھی گفتگو کرتے رہے

۲۶ جون۔ انہوں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ایک لیکچر "احمدیت کے کارہائے نمایاں" پر دیا*

سائمن کمیشن کی سفارشات کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کی رائے

سفارشات مایوس کن اور غیر تسلی بخش ہیں

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی ضرورت میں اضافہ

ایک نمائندہ اخبار سے ملاقات کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ امام جماعت احمدیہ نے سائمن کمیشن کی سفارشات کی اس رپورٹ کی بناء پر جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے بہت مایوسی کا اظہار کیا۔ حضور نے فرمایا۔

اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے۔ کہ درجہ نوآبادیات فوراً حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ تو بھی سائمن کمیشن کی سفارشات ہمارے خیال کے لوگوں کی توقعات سے بھی بہت کم ہیں۔ صوبجاتی آزادی جس کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ایسی شرائط لگا دی گئی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے صوبجاتی حکومت چند محدود لوگوں کی حکومت کا رنگ اختیار کرے گی۔ اور ان لوگوں کے واسطہ سے برطانوی حکومت کا دخل اسی طرح قائم رہیگا*

یہ عجیب بات ہے۔ کہ فرقی مسئلہ مسلم حقوق اور کونسل آف سٹیٹ

کے متعلق رپورٹ کے پہلے اور دوسرے حصے میں متضاد خیالات کا اظہار کیا گیا ہے - رپورٹ اس لحاظ سے بھی مایوس کن ہے - کہ بہت سے امور متنازعہ تحقیقات اور بحث و تمحیص کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہیں - اور بعض امور کے متعلق جن کا معین حل ضروری تھا مختلف آراء پیش کر دی گئی ہیں - نیابتی نیابت کے متعلق مسلمانوں کے مقابل کے مطالبات پوری طرح بیان نہیں کئے گئے - اور اس لحاظ سے بھی یہ رپورٹ مبہم اور غلط فہمی پیدا کرنے والی ہے - یورپین لوگوں کو ان کے جائز استحقاق سے بہت زیادہ دیا گیا ہے - یعنی سنٹرل لیجسلیچر میں ان کو آبادی کی نسبت سے ڈیڑھ سو گنا زیادہ نیابت دی گئی ہے مسئلہ سندھ کا حل بھی غیر تسلی بخش ہے - اور صوبہ سرحد کو ایک نظام تشبیہ کی بناء پر تقریباً کچھ بھی دینے کا وعدہ نہیں کیا گیا - اور ہندوستانی ریاستوں کے سوال کا حل نہ تو والیان ریاست کے لئے تسلی بخش ہے - اور نہ ہی ہندوستان کے لئے -

سلسلہ کلام ختم کرتے ہوئے حضور نے فرمایا -

اس رپورٹ نے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی ضرورت میں بہت اضافہ کر دیا ہے - اور آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو پوری طرح منظم کریں - تا کہ اس کانفرنس میں مضبوط اور متحدہ محاذ پیش کر سکیں ؏

حضور نے یہ بھی فرمایا - رپورٹ کا متفقہ ہونا یہ ثابت کرتا ہے - کہ انگلینڈ کی تمام پارٹیاں ہندوستانی مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہی ہیں - اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے مسٹر بین اور لارڈ ارون نے ہمدردانہ رویہ کا جو انہوں نے اب تک قائم رکھا ہے - ہمیں ممنون ہونا چاہئے - ان کے سامنے اب ایک بہت دشوار کام ہے - اس لئے وہ ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں ہمیں ان کی ہر ممکن طریق سے مدد کرنی چاہئے - اور ان کے راستے میں روکاوٹیں پیدا نہ کرنی چاہئیں ؏

میڈیکل سکول آگرہ میں داخلہ

امسال داخلہ میڈیکل سکول آگرہ حسب معمول ماہ جولائی کو ہو گا [illegible] کو اطلاع دی جاتی ہے - کہ وہ درخواستیں بنام پرنسپل میڈیکل سکول آگرہ بمعہ پراسپکٹس ضروری فارم منگوالیں - اور جو طلباء ہاکی یا فٹبال اچھا کھیل سکتے ہوں یا اپنے ان افسروں کے سرٹیفکیٹ لا سکتے ہوں - جنہوں نے ملٹری میں خدمات سرانجام دی ہوں - تو بہت بہتر ہو گا طلباء کی صحت اچھی ہونی چاہئے - اور احمدی طلباء کو انگریزی بولنے کی مشق ہونی چاہئے - پھر ان کو کامیابی کی امید ہو سکتی ہے ؏

خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد احمدی - آئی - ایم - ڈی - ڈیمانسٹریٹر آف پیتھالوجی - میڈیکل سکول آگرہ -

ہمسایہ کا حق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک صاحب کے استصواب پر جس کے گھر کے صحن میں ہمسایہ کے چوبارہ کی کھڑکی سے نظر پڑتی تھی - مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا :-

"میں پردہ کا سخت قائل ہوں اور میرا یقین تو یہی ہے - کہ دوسرے کے مکان میں ایسی کھڑکی رکھنا جس سے نظر پڑے - درست نہیں - میں نے اپنے بھائی کی طرف کی کھڑکیوں کو آسمانی شگافوں سے بند کیا ہوا ہے - پس ہمسایہ کا حق ہے - کہ جس قدر ہو سکے اپنے ہمسایہ کا خیال رکھے - ہاں اس کا بھی فرض ہے - کہ ایسے مطالبے نہ کرے - جو دوسرے کی تکلیف کا موجب ہوں"

پرائیویٹ سیکرٹری -

تشخیص آمدنی

یہ کام بہت جلد سرانجام پانا چاہئے - ایک ماہ مئی اس کے لئے مجلس مشاورت میں مقرر ہوا تھا لیکن کام کی وسعت اور کام کرنے والوں کی محدود تعداد اور بہت سے مشاغل - اور افراد جماعت کے دور دور مقامات پر پھیلے اور مختلف کاروبار میں مصروف ہونے کو مدنظر رکھتے ہوئے اب یہ معلوم ہوتا ہے - کہ ایک مہینہ کا اندازہ کم تھا - لیکن اب تو اس کے واسطے پورے دو ماہ ختم ہونے لگے ہیں - جن صاحبان کو اب تک موقعہ نہیں مل سکا - وہ فوراً اس ضروری کام کو ختم کر کے اپنے اپنے بجٹ ارسال فرمائیں - ورنہ اس قدر تاخیر کے لئے پھر ان کا کوئی عذر معقول نہیں سمجھا جائیگا ؏ ناظر بیت المال -

تبلیغی سیکرٹریوں کا نیا انتخاب

جیسا کہ اس سے پہلے اخبار "الفضل" ۱۲ جون میں اعلان ہو چکا ہے - اندرون ہند و بیرون ہند کی تمام احمدیہ جماعتوں کے موجودہ تبلیغی سیکرٹریوں کی میعاد ۳۰ جون اور ۳۱ جولائی کو علی الترتیب ختم کر دی گئی ہے - اس لئے تمام احمدیہ جماعتوں پر لازم ہے - کہ نئے انتخاب کے لئے جو تاریخیں مذکورہ بالا اعلان میں مقرر کی گئی ہیں - ان تاریخوں پر تبلیغی سیکرٹریوں کا ازسرنو انتخاب کر کے ان کے اسماء و خط و کتابت کے لئے مکمل پتوں سے دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بلا توقف اطلاع دیں - نئے انتخاب کے لئے جو ہدایات مذکورہ بالا اعلان میں دی گئی ہیں - ان کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا جائے - اور عہدہ داران پر واضح کر دیا جائے - کہ وہ ۳۱ دسمبر ۳۱ء تک ڈیڑھ سال کے لئے مقرر کئے گئے ہیں - تاکہ بار بار تبدیلیوں کی وجہ سے کام میں نقص واقع نہ ہو

ناظر دعوت و تبلیغ

عید فنڈ اور قیمت کھال قربانی

عید قربان کے موقعہ پر خاص چٹھی کے ذریعہ عہدیداران جماعت کو مطلع کر دیا گیا تھا - کہ قربانی کی کھالوں کی قیمت اور عید فنڈ کی رقم باقاعدہ جمع ہو کر قادیان آنی چاہئے - یہ رقم مقامی ضروریات پر خرچ نہ کی جائے - کیونکہ مجلس مشاورت نے اس رقم کو مدنظر رکھتے ہوئے بجٹ منظور کیا ہے - باوجود ٹھیک وقت پر احباب کو توجہ دلانے کے بہت سی جماعتوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی - اس کی ذمہ واری عہدیداران پر پڑتی ہے - اس لئے اس طرف بہت جلد توجہ فرمائیں - اور جمع شدہ رقم فوراً بیت المال میں بھجوا دیں - تاکہ مجلس مشاورت کا پاس شدہ بجٹ پورا ہو - ناظر بیت المال - قادیان -

جمعیۃ افغانیہ قادیان

۲۰ جون صاحبزادہ ابوالحسن صاحب، قدسی پسر صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے مکان پر قادیان کے افغانوں کا اجتماع ہوا - جس میں قرار پایا - چونکہ افغان ایک بہادر قوم ہے اسلام اور احمدیت کی خاطر قربان ہونا اس کے لئے مرغوب چیز ہے - اس لئے جو افغان اپنے وطن اور عزیزوں کو چھوڑ کر محض خدا اور اس کے رسول کی رضا کے لئے قادیان میں مقیم ہیں - سلسلہ کی خدمات کے لئے ان کی تنظیم کی جائے - اتفاق رائے سے مولوی غلام رسول صاحب تاجر جمعیۃ افغانیہ کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے - صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی سیکرٹری اور خاکسار کو نائب سیکرٹری مقرر کیا گیا -

دوسری یہ بات قرار پائی - کہ جمعیۃ افغانیہ کا اجلاس ہر ماہ میں منعقد ہوا کرے - تاکہ سب افغان طالب علموں کو یا ان کو جو عرصہ دراز سے قادیان شریف میں مقیم ہیں - اپنی مادری زبان میں بولنے اور تقریر کرنے کا موقعہ ملتا رہے -

معززین میں سے مولانا مولوی عبدالستار صاحب - صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی - مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل - مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی فاضل - مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل - مولوی محمد امین خان صاحب - ملا میرو صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب بھی شامل تھے - مولانا مولوی عبدالستار صاحب نے سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل کی سیرت پر روشنی ڈالی - اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اور [illegible]ی عمر کے لئے دعا کی گئی - اور جلسہ برخاست ہوا - عبدالرب افغان نائب سیکرٹری ؏

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو الناصر

گول میز کانفرنس اور مسلمانوں کی نمائندگی

آل مسلم پارٹیز کانفرنس توجہ کرے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

نہایت نازک معاملہ

میں یہ مضمون پیر اور منگل کی درمیانی رات کو لکھ رہا ہوں۔ اخبار والوں کو اس وقت تک سائمن کمیشن کی رپورٹ کی دوسری جلد مل چکی ہوگی۔ اور وہ اسکی حقیقت سے آگاہ ہو چکے ہوں گے۔ مگر ہمیں ابھی تک اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ سوائے اس کے جو پہلی جلد کو پڑھ کر ہم نے قیاس کیا ہے۔ اور وہ قیاس کچھ ایسا خوش کن نہیں ہے۔ ایک رات صرف درمیان میں ہے لیکن یہ معاملہ ایسا نازک ہے۔ کہ اس میں ایک رات کے انتظار کو بھی میں درست نہیں سمجھتا۔ جس وقت میرا یہ مضمون لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچیگا۔ اس وقت تک رپورٹ شایع ہو چکی ہوگی۔ اور غالبًا ملک میں ایک جوش کی حالت پیدا ہو چکی ہوگی۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ اگر سائمن کمیشن کی رپورٹ ہماری امیدوں کے خلاف بھی ہو۔ تب بھی ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ راونڈ ٹیبل کانفرنس کا مطالبہ تھا ہی اسی وجہ سے کہ اہل ہند کے خیال میں اس کمیشن کی رپورٹ ملکی نقطۂ نگاہ سے قابل تسلیم نہ تھی۔ پس اگر وہ رپورٹ واقع میں ہماری امیدوں کے خلاف ہو۔ تو اس سے صرف اہل ہند کے خیالات کی تائید ہوگی۔ نہ کہ کوئی ایسی نئی بات جس سے انہیں اپنے رویہ کے بدلنے کی ضرورت محسوس ہو۔

اگر سائمن رپورٹ مسلمانوں کی خواہشات کے خلاف ہو؟

میرے نزدیک سائمن کمیشن کی رپورٹ اگر ہماری خواہشات کے خلاف ہو۔ تو اس سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کی ضرورت پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ اگر اس میں ہمارے خیالات کی صحیح ترجمانی نہ کی جائے۔ اور فیصلہ ہماری مرضی کے خلاف ہو۔ تو اس کے بعد سوائے اس کے کہ ملک میں انارکی کا دور شروع ہو جائے۔ ہمارے اختیار میں کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس اس سوال کے متعلق ہمیں پوری طرح غور کر لینا چاہیئے۔ اور اپنے لئے ایک ایسا طریق تجویز کر لینا چاہیئے۔ جس پر چلنا ہمارے لئے موجب فلاح و کامیابی ہو۔ نہ موجب خسران و ناکامی۔

اگر سائمن کمیشن کی سفارشات مسلمانوں کے منشاء کے مطابق ہوں

اور اگر بالفرض سائمن کمیشن کی سفارشات ہمارے منشاء کے مطابق بھی ہوں۔ تب بھی گول میز کانفرنس کا سوال کم اہم نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ جب جملہ سوالات از سر نو کانفرنس کے سامنے آئیں گے۔ تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ کہ کمیشن کی سفارشات میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ پس بہرحال گول میز کانفرنس کا سوال ایک خاص اہمیت رکھتا ہے خصوصًا ایسی صورت میں کہ مسز اینی بیسنٹ نے جو اس کانفرنس کی ممبر مقرر ہو چکی ہیں۔ یہ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ نہرو رپورٹ کو اس کانفرنس میں غور کرنیکے لئے پیش کرینگی۔

مسلمانوں کو اتحاد کی بے حد ضرورت

پیشتر اس کے کہ میں اصل مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مسلمانوں کو عام طور پر ایک نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی جس قدر اس وقت ضرورت ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ ہر ایک قوم خواہ وہ کس قدر بھی چھوٹی ہو۔ اس کے تعاون کے وہ محتاج ہیں۔ اور اگر اس وقت تفرقہ اور شقاق کا بیج انہوں نے بویا تو یقینًا یہ امر ان کے لئے سخت مشکلات کا موجب ہوگا۔ گول میز کانفرنس کی نمائندگی کے متعلق اگر مسلمانوں نے یہ سوال اٹھایا کہ اس کا فلاں فلاں نمائندہ فلاں فلاں فرقہ میں سے کیوں چنا گیا ہے۔ تو اس سے لازمًا ان فرقوں کی ہمدردی ان سے ہٹ جائے گی۔ اور قلیل التعداد جماعتیں اپنے نظام اور اپنی قوت عملیہ میں یقینًا کثیر التعداد جماعتوں سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔ پس بلاوجہ قومی تفریق کا سوال اٹھانا کسی صورت میں بھی مسلمانوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے انہیں ہر طرح مجتنب رہنا چاہیئے۔ اور نمائندگی کے سوال کو صرف اپنے خیالات کی موافقت یا مخالفت کے معیار پر پرکھنا چاہیئے۔

مسئلہ نمائندگی کی مشکلات

اس مختصر نصیحت کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ نمائندگی کا سوال اس قدر آسان نہیں۔ جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک کوئی بھی ملکی انجمن ایسی نہیں ہے۔ کہ جس کی نسبت یہ کہا جا سکے۔ کہ وہ ملک کی صحیح ترجمان ہے۔ اور جس کے سب ممبر قوم کے تمام افراد کی رائے سے اس کام کے لئے چنے گئے ہوں۔ پس سوال یہ ہے۔ کہ کس ذریعہ سے گورنمنٹ معلوم کر سکتی ہے۔ کہ فلاں شخص ملک کی اکثریت کا نمائندہ ہے؟

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں صحیح نمائندگی نہ ہونے سے خطرہ

مگر ساتھ ہی اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ گورنمنٹ کو اگر بغیر کسی ایسے ذریعہ کے اختیار کرنے کے جس سے قطعی طور پر نہیں تو کم سے کم غالب طور پر یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ملک اس وقت کس امر کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کونسے لوگ اس کی رائے کے نمائندے کہلا سکتے ہیں۔ گول میز کانفرنس کے لئے نمائندوں کا انتخاب کرے گی۔ تو وہ لوگ گورنمنٹ کے نمائندے کہلائینگے ملک کے نہیں۔ اور کیا گورنمنٹ موجودہ جوش کے زمانہ میں خیال کر سکتی ہے۔ کہ اس کے اس فعل کو ہندو یا مسلمان ایک منٹ کے لئے بھی برداشت کر سکیں گے؟ اگر سائمن کمیشن کے مقرر

کرنے پر ملک میں شورش پیدا ہوئی تھی۔ تو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے انعقاد پر اگر اس میں مختلف اقوام کی صحیح نمائندگی نہ ہوئی۔ تو زیادہ شور و فساد برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ کانگرس کو اس مرحلہ پر ایسی طاقت حاصل ہو جائے گی۔ جو اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

گورنمنٹ خود نمائندے منتخب نہ کرے

گورنمنٹ کے ذمہ وار عہدہ دار اس میں شک نہیں۔ کہ ایک اجنبی ملک کے باشندے ہیں۔ اور اس ملک کے لوگوں کی ملکی حالت سے پوری طرح واقف نہیں۔ لیکن وہ ان جذبات سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ جو سب بنی نوع انسان میں مشترک ہیں۔ وہ یہ امر اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس نے واقعہ میں کوئی مفید اور مستقل کام کرنا ہے۔ تو کوئی قوم بھی یہ برداشت نہیں کریگی۔ کہ چند گورنمنٹ کے نامزد کردہ ممبران کی قسمت کا فیصلہ ہمیشہ کے لئے کر آئیں۔ قوموں کی آزادی ایسی چیز نہیں جس سے خطرناک عواقب میں مبتلا ہوئے بغیر کوئی گورنمنٹ خواہ وہ کسقدر ہی زبردست کیوں نہ ہو۔ کھیل سکے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ پوری دیانتداری سے کام کریگی۔ اور احتیاط سے ممبروں کا انتخاب کرے گی۔ مگر بہر حال اگر گورنمنٹ نے نیابت کا کوئی صحیح طریق اختیار نہ کیا۔ تو وہ گورنمنٹ کے منتخب کردہ ممبر ہوں گے۔ نہ کہ قوم کے نمائندے۔ اور اگر کوئی قوم اس امر پر راضی نہیں ہو سکتی۔ کہ اسمبلی یا کونسل میں جس کا کام بالکل محدود ہے۔ کوئی شخص گورنمنٹ کی طرف سے نامزد ہو کر اس کا نمائندہ کہلائے۔ تو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس جس نے ایک مستقل فیصلہ کرنا ہے۔ اور حکومت کے اصول طے کرنے ہیں۔ اس کے ممبران کے متعلق کس طرح کوئی قوم اس کو خوشی سے قبول کرے گی۔ کہ گورنمنٹ ہی اس کی طرف سے اس کے نمائندوں کو تجویز کر دے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ پچھلی شورشوں سے سبق حاصل کر کے ایسی غلطی کا ارتکاب نہیں کرے گی۔ جس کا کوئی علاج اس کے ہاتھ میں باقی نہ رہے گا۔

نمائندوں کا انتخاب کس طرح کیا جائے

گورنمنٹ کو اس کے فرض کی طرف توجہ دلانے کے بعد یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ اگر اس کانفرنس کے لئے نمائندوں کا انتخاب نہ ہو۔ تو کس طرح کیا جائے۔ کیونکہ کوئی ایسی مشینری ہمارے ہاں موجود نہیں۔ جس سے مدد لے کر ہم ملک کی صحیح رائے معلوم کر سکیں۔ میرے نزدیک گو یہ صحیح ہے۔ کہ اس قسم کا کوئی ذریعہ ہمارے ہاں موجود نہیں۔ لیکن پھر بھی موجودہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض ایسے انتظامات کئے جا سکتے ہیں جن کی مدد سے مختلف اقوام کی نمائندگی ایک حد تک راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں ہو سکے۔ اور وہ ذرائع یہ ہیں

کونسلوں سے نمائندے طلب کئے جائیں

اول گورنمنٹ تمام صوبجات کی کونسلوں کے ہندو سکھ اور مسلمان ممبروں سے خواہش کرے۔ کہ وہ اپنی کثرت رائے سے ایک یا دو نمائندے (جو تعداد بھی گورنمنٹ مقرر کرے) ایسے تجویز کریں۔ جو ان کی طرف سے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں پیش ہوں اور اسی طرح مرکزی مجالس سے بھی وہ اس امر کی درخواست کرے۔ آگے ہر ایک قوم کی کونسلوں یا مرکزی مجالس کے ممبروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس شخص کو اپنا نمائندہ منتخب کریں۔ جو اس امر کا اقرار کرے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ان کا نمائندہ سمجھیگا۔ نہ کہ اپنے ذاتی حق پر جانے والا۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ پنجاب سائمن کمیٹی کے ممبروں کو بھی یہی دھوکہ لگا تھا۔ کہ وہ اپنے ذاتی حق کے طور پر اس کمیٹی کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ نہ کہ بطور اپنی قوم کے نمائندہ کے۔ اور اس وجہ سے جو بات بھی ان کے نزدیک درست تھی وہ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھدی۔ اور اس امر کا خیال نہ کیا۔ کہ کوئی انسان خواہ کس قدر ہی لائق کیوں نہ ہو محض اپنی انفرادی حیثیت میں کسی ملک یا قوم کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اور جب بھی وہ اس کام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ بطور نمائندہ کے مقرر کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اپنی مرضی کے مطابق قوم کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے۔

اس کے ساتھ ہی ممبروں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہر ایک شہر اور ہر قصبہ کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی قوم کے اسمبلی یا کونسلوں کے ممبروں کو اس امر کی طرف صاف الفاظ میں توجہ دلا دیں۔ کہ اگر انہوں نے اس امر میں اپنے نمائندے سے صاف لفظوں میں یہ عہد نہ لے لیا کہ وہ گول میز کانفرنس میں اپنی قوم کے خیالات کی ترجمانی کریگا۔ اس کام کے لئے منتخب نہ کیا۔ تو وہ آئندہ انتخاب میں ہرگز ان کی مدد نہیں کریں گے۔

سیاسی پارٹیوں کے نمائندے لئے جائیں

کونسلوں سے نمائندے طلب کرنے کے علاوہ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ ان سیاسی جماعتوں سے بھی جو ایک عرصہ سے ملک میں کام کر رہی ہیں۔ اور جن کی اہمیت ایک ثابت شدہ اور مسلمہ امر ہے۔ کچھ نمائندے طلب کرے۔ اس طرح اس طبقہ کی نمائندگی بھی ہو جائے گی۔ جو کونسلوں یا اسمبلی میں شامل نہیں لیکن ملک میں سیاسی اثر کے لحاظ سے کونسلوں یا اسمبلی سے کم بھی نہیں۔ اس طرح منتخب شدہ نمائندے گو پورے طور پر منتخب نمائندے نہ کہلا سکیں۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ بہترین نمائندے کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ ہاں اگر گورنمنٹ یہ دیکھے۔ کہ ملک کے کسی اہم طبقہ کی نمائندگی اس طریق سے حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ اس کمی کو نامزدگی سے پورا کر سکتی ہے۔ لیکن محض اپنی مرضی سے چند آدمیوں کو مقرر کر دینا۔ خواہ وہ چوٹی کے لیڈر ہی کیوں نہ ہوں۔ ہرگز ملک کو تسلی نہیں دے سکتا۔ اور ایسے انتخاب کا نتیجہ مضر ہی نکلیگا۔

گورنمنٹ کو غلطی پر متنبہ کیا جائے

چونکہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اس غلطی کا ارتکاب کرنے کو تیار بیٹھی ہے۔ اس لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ کونسلوں کے مسلمان ممبر اگر جمع ہو سکیں۔ تو جمع ہو کر ورنہ فرداً فرداً گورنمنٹ کو اطلاع دیدیں۔ کہ اس کے مقرر کردہ نمائندے ان کے یا ان کی قوم کے نمائندے نہ ہوں گے۔ پس گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ ان سے مشورہ کر کے نمائندے مقرر کرے۔ تاکہ وہ لوگ ان کے خیالات کی نمائندگی کے پابند ہوں۔ اور اپنی مرضی سے جو کچھ چاہیں کہہ کر نہ آجائیں۔ اسی طرح دونوں مسلم لیگیں اور خلافت کمیٹی کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ گورنمنٹ کو اس غلطی سے متنبہ کر دیں۔ اور ان کے اعلیٰ عہدہ داروں کو محض اس امر پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔ کہ ان کے نام راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں آگئے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ اصول کا سوال ہے۔ اور ان کی قوم کی عزت کا سوال ہے۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ جب ان سے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شریک ہونے کی درخواست کی جائے۔ تو وہ یورپ کے سیاسیین کے دستور کے مطابق گورنمنٹ کو یہی جواب دیں۔ کہ جب تک وہ اپنی اپنی انجمنوں کی مجالس عاملہ سے گفتگو نہ کر لیں۔ وہ اپنی شرکت کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اور پھر ان انجمنوں سے اپنی شرکت اور اپنے طریق عمل کے متعلق مشورہ لینے کے بعد اپنی منظوری سے گورنمنٹ کو اطلاع دیں۔ یہ امر واضح ہے۔ کہ اپنی قوم کا نمائندہ ہونے کی حیثیت میں ان کی بات میں جو اثر ہو سکتا ہے۔ اور ان کی آواز میں جو طاقت ہو سکتی ہے۔ وہ گورنمنٹ کے انتخاب میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ گورنمنٹ کے انتخاب کی وجہ سے وہ بڑے آدمی تو کہلا سکتے ہیں۔ لیکن وہ ایک جماعت نہیں کہلا سکتے اور آدمی خواہ کتنا بھی بڑا ہو۔ جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ گورنمنٹ سے صاف کہہ دیں۔ کہ ہم اپنی قوم کے نمائندے ہو کر جا سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ تو اس سے گورنمنٹ کی نگاہ میں بھی۔ اور پبلک کی نگاہ میں بھی ان کی عزت بڑھے گی۔ اور خود مسلمانوں کا بھی رعب قائم ہوگا۔ کیونکہ گورنمنٹ کو معلوم ہو جائیگا کہ اب یہ قوم ایک جان ہو گئی ہے۔ اور اس کی آواز میں ایک شوکت پیدا ہو گئی ہے۔

گورنمنٹ کے تجویز کردہ ممبروں سے مطالبہ

اگر گورنمنٹ اس امر کو قبول نہ کرے۔ تو پھر میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کو گورنمنٹ نمائندہ تجویز کرے ان سے مطالبہ کیا جائے۔ وہ اعلان کریں۔ کہ وہ اپنے آپ کو اپنی قوم کا نمائندہ سمجھتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اس متفقہ قومی فیصلے کے پابند رہیں گے۔ جو کہ آل پارٹیز کانفرنس کے اجلاس میں ہو چکا ہے۔ اور ان حقوق کو ہرگز قربان نہیں کرینگے۔ جن کا مطالبہ اس کانفرنس کے ذریعہ سے مسلمان کر چکے ہیں۔ جو لوگ اس امر کے لئے تیار نہ ہوں۔ ان کے متعلق سمجھ لینا چاہئے۔ کہ وہ ملک کے اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔ اور ان کے متعلق ان کے صوبہ کے لوگ ہر قصبہ اور ہر شہر سے یہ ریزولیوشن پاس کریں۔ کہ وہ ہمارے نمائندے نہیں ہیں۔ اور ان ریزولیوشنوں کی کاپی لوکل گورنمنٹ ہند کے علاوہ وزیر ہند اور وزیر اعظم برطانیہ کو بھی بھیجی جائے تاکہ یہ معاملہ پردۂ اخفاء میں نہ رہے۔ نیز یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ ان نامزدگان میں سے جو لوگ کونسلوں یا اسمبلی کے ممبر ہوں۔ انہیں اگلے ایلیکشن کے موقعہ پر ہرگز ووٹ نہ دیئے جائیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کی تائید کی جائے۔ جو ایسے اہم امور میں قومی نمائندگی کے اصول کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمان ممبروں کا طریق عمل

اب ایک سوال رہ جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب کبھی بھی دنیا میں دو جماعتیں فیصلہ کے لئے اکٹھی ہوتی ہیں۔ تو انہیں کچھ نہ کچھ بات دوسروں کی ماننی پڑتی ہے۔ اب اگر کل یا بعض ممبر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے اپنے آپ کو قوم کا نمائندہ تسلیم کر لیں۔ اور اس کے نقطۂ نگاہ کی وکالت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو وہ بھی اس قاعدہ کلیہ سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ پس سوال یہ ہے۔ کہ وہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے موقعہ پر کیا کریں۔ اگر وہ اپنے مطالبات پیش کر کے یہ کہیں گے۔ کہ ان کو ماننا ہے۔ تو مانو نہیں تو ہم جاتے ہیں۔ تو سب دنیا ان پر ہنسے گی۔ اور وہ کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونگے۔ لیکن اگر وہ بعض باتوں کو کانفرنس کے موقعہ پر چھوڑ دینگے۔ تو ان کی قوم ان سے ناراض ہو گی۔ پس اس کا بھی کوئی علاج سوچ لینا چاہیئے۔

مسلمان ممبروں کا نظام اور ان کیلئے ہدایات کا انتظام

میرے نزدیک اس کا بہترین علاج یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تمام ممبر جو قوم کے نمائندے ہوں۔ یا قوم کی نمائندگی کو تسلیم کر لیں ایک نظام میں منسلک کر دیا جائے۔ اور ان کا ایک سکرٹری بنا دیا جائے۔ اس کے بعد آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا اجلاس کیا جائے۔ اور اس میں ایک دفعہ اصلاحات کے سوال پر قومی اور ملکی دونوں نقطۂ نگاہ سے غور کر لیا جائے۔ اور ایک مکمل سکیم تجویز کر کے جس میں حکومت کی تمام جزئیات پر بحث ہو انہیں دیدی جائے۔ جو امور کہ ملکی ہوں۔ ان کے متعلق انہیں ہدایت کر دی جائے۔ کہ دوسری اقوام اور دوسرے مذاہب کے نمائندوں سے تعاون کر کے کام کریں۔ اور صرف موٹی موٹی ہدایتیں ایسی دیدی جائیں۔ کہ ان میں تغیر نہ ہو۔ لیکن جو امور قومی ہوں۔ یا جن ملکی سوالات کا اثر خاص طور پر قوم پر پڑتا ہو۔ ان کے متعلق ایک ایسی سکیم تجویز کر لی جائے۔ جس میں سے بوقت ضرورت کچھ چھوڑا جا سکے۔ اور ساتھ ہی مخفی طور پر یہ ہدایات دیدی جائیں۔ کہ اس سکیم میں اس اس قدر تغیر آپ لوگ حسب ضرورت کرنے کے مجاز ہونگے۔ مگر اس سے زائد تغیر پر اگر آپ لوگ مجبور ہوں۔ تو آل مسلم پارٹی کانفرنس سے مشورہ کئے بغیر کارروائی نہ کریں۔ پھر اگر ایسی صورت پیش آئے۔ اور یہ لوگ کسی امر میں مشورہ طلب کریں۔ تو فوراً آل مسلم پارٹی کانفرنس کا اجلاس کر کے مشورہ کر لیا جائے۔ اور نمائندوں کو بذریعہ تار اطلاع دیدی جائے۔ ہاں یہ امر مدنظر رکھا جائے۔ کہ جو لوگ نمائندہ ہو کر گئے ہوں۔ جہاں تک ہو سکے۔ ان کی تجاویز کو اہمیت دی جائے۔ اور بلا کافی وجہ کے ان کے مشورہ کو رد نہ کیا جائے کیونکہ موقعہ پر موجود ہونے والا آدمی بعض ایسی باتوں کو جانتا ہے جنہیں دوسرے نہیں جانتے۔"

مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت

اگر ان تجاویز پر عمل کیا گیا۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت بہت آسانی سے ہوگی۔ میرے نزدیک آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے لئے کام کا وقت ابھی آیا ہے۔ خالی اس امر کو شایع کر دینا کہ مسلمانوں کے یہ مطالبات ہیں۔ کافی نہیں ہے۔ اگر ایسے لوگ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں گئے۔ جنہوں نے ان مطالبات کو پس پشت ڈال دیا۔ تو آل پارٹیز کانفرنس کے فیصلہ کی قیمت کچھ بھی باقی نہیں رہتی۔ پس یہی وقت ہے۔ کہ وہ ایک طرف گورنمنٹ کو غلط انتخاب کے بدنتائج سے آگاہ کرے۔ اور دوسری طرف پبلک کو اس کے خطرات سے واقف کرے۔ اور اس وقت تک آرام نہ لے۔ جب تک کہ مسلمانوں کی نمائندگی کا فیصلہ مسلمانوں کے منتخب نمائندوں اور ان کی اہم سیاسی انجمنوں کے ذریعہ سے نہ ہو۔ اور منتخب شدہ ممبر قومی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

احساس ذمہ واری

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس تھوڑے سے وقت میں اور اس جوش کی حالت میں جو کمیشن سفارشات کی اشاعت پر ملک میں پیدا ہو جائیگی۔ صحیح رہنمائی بہت مشکل کام ہے۔ لیکن باوجود اس امر کے جاننے کے میں اس ذمہ واری کے ادا کرنے سے نہیں رک سکتا جس کے صدا بصحرا ثابت ہونے کا احتمال ہے۔ مگر جو اس وقت ہر فرد قوم پر عاید ہے۔ اور اس یقین کے ساتھ اپنی رائے کو شایع کرتا ہوں۔ کہ حق کی آواز ضایع نہیں جاتی۔ اگر آج دبا بھی دی گئی۔ تو کل ضرور بلند ہو کر رہیگی۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان ۲۳/۶

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کا انتقال

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی وفات مسلمانان ہند کے لئے نہایت ہی رنج دہ اور افسوسناک حادثہ ہے۔ نواب صاحب موصوف بذات خود ایک قابل اور مسلمانوں کے خیر خواہ حکمران تھے۔ ان سے مسلمانوں کے بہت سے قومی اداروں کو بیش قیمت امداد حاصل ہوتی تھی۔ مسلمانان ہند کی ترقی اور بہتری کے لئے جو کچھ ان کے امکان میں ہوتا اس سے کبھی دریغ نہ کرتے۔ ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا بہی خواہ اور محسن دنیا سے اٹھ گیا۔ اور اس وقت اٹھ گیا۔ جبکہ ایسے قابل انسان کی بے حد ضرورت تھی۔

ہز ہائینس اپنی زندگی میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق بھی واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اور گو غیر احمدی علماء کی غلط بیانیوں کی وجہ سے بعض اوقات حالات نے ناگوار صورت اختیار کر لی۔ تاہم اس سے ان کی مذہب سے دلچسپی کا ثبوت ملتا ہے۔ اور اس بیان سے جو گذشتہ پرچہ میں جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا شایع ہو چکا ہے۔ یہی ظاہر ہے۔ کہ ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مخلصانہ تعلقات تھے۔

ہمیں اس حادثہ کے متعلق ہز ہائینس کے قابل احترام جانشین اور ان کے خاندان سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ موجودہ والئے رامپور مسلمانان ہند کے لئے بہترین اور نافع وجود ثابت ہوں۔ اور اپنی بہترین خاندانی روایات کو نہ صرف قائم رکھیں۔ بلکہ ان میں دلکش اضافہ فرمائیں۔

مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ایک عظیم الشان علامت

اور

اس کا ظہور

احادیث نبویہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے زمانہ کی ایک یہ بھی علامت بیان فرمائی ہے کہ اس وقت لوگوں کی آسانی اور سفروں کی صعوبت کو ہلکا کرنے کے لئے خدا ایک ایسی سواری پیدا فرمائیگا جو انہیں جلد منازل مقصود پر پہونچادیگی۔ چنانچہ ویترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ نے آج سے تیرہ سو برس پیشتر یہ خبر دنیا کو سنائی۔ خود قرآن مجید نے واذا العشار عطلت کہکر اس حقیقت کو روشن کیا۔ اور بتایا کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب اونٹوں کی سواری موقوف کردی جائے گی۔ جب اونٹ صرف بار برداری کے کاموں میں ہی بالعموم کام آیا کرینگے۔ سواری اور قطع مسافت کے لئے انہیں پہلے کی طرح استعمال نہیں کیا جائیگا۔ چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اونٹوں کی سواری موقوف ہوگئی۔ اور کئی قسم کی آرام دہ سواریاں نکل آئیں۔ مگر افسوس جس امر کی یہ علامت قرار دی گئی تھی۔ اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اور اس علامت کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

چنانچہ اہلحدیث (۲۶ جون) لکھتا ہے:۔

"جب تک عرب اور حجاز میں اونٹ چلتے ہیں۔ آپ لوگوں کا حق نہیں۔ کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود سمجھیں"

(۲۶ جون)

معلوم نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ دلیل کہاں سے سوجھی۔ کیا قرآن نے یہ کہیں فرمایا تھا۔ کہ جب تک عرب اور حجاز میں ریل نہ آئے۔ تم مسیح موعودؑ کو قبول نہ کرنا۔ یا کہیں حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تلقین فرمائی ہے۔ جب کہیں بھی خدا اور اس کے رسول نے ایسا نہیں کہا۔ بلکہ صرف واذا العشار عطلت کی خبر دی۔ جو ایک عام خبر ہے۔ تو خود بخود ایسا نظریہ قائم کرلینا کہاں تک درست خیال کیا جاسکتا ہے۔ حدیث نے جو کچھ کہا۔ اور قرآن نے جو کچھ فرمایا۔ وہ صرف یہی ہے کہ اس آخری زمانہ میں اونٹوں کی سواری موقوف کردی جائیگی۔ اب دنیا پر نگاہ دوڑاؤ۔ کیا یہ ثابت شدہ امر نہیں۔ کہ فی الحقیقت اونٹوں کی سواری موقوف ہوگئی اور دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ میں دوسری عجیب و غریب سواریوں نے جگہ لے لی۔ حتیٰ کہ حجاز میں بھی بکثرت موٹریں چلتی ہیں۔ کئی کمپنیاں قائم ہوگئی ہیں۔ حاجی موٹروں کے ذریعہ سفر کرتے ہیں۔ پھر حدیث کی صداقت میں کیا شبہ رہ گیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے خود لکھا تھا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے۔ یہ بھی میرے دعوے کے ثبوت میں اس حدیث کی تائید ہے جس میں لکھا تھا۔ کہ اونٹ بیکار ہو جائینگے۔ مگر خدا نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کو بند کرکے دنیا کو دکھا دیا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ بالکل غلط ہے۔ پس اب جب تک وہاں ریل جاری نہ ہو۔ آپ اپنے دعویٰ میں سچے سمجھے نہیں جاسکتے۔ مگر یہ بھی مولوی صاحب کی سخت حماقت ہے۔

اگر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری نہ ہونا اس بات کی دلیل ہوسکتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں نعوذ باللہ کاذب ہیں۔ تو چاہیے تھا۔ خدا تعالیٰ روئے زمین پر کہیں بھی ریلیں جاری نہ ہونے دیتا۔ کیونکہ آپ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا ہی پیش نہیں کیا۔ بلکہ محض ریل کا جاری ہونا بارہا پیش فرمایا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا۔ کہ اس کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی۔ جو آگ سے چلیگی۔ اور انہی دنوں میں اونٹ بیکار ہوجائینگے اور یہ آخری حصہ کی حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ سو وہ سواری ریل ہے۔ جو پیدا ہوگئی"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۲)

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں لکھا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں زمین پر بکثرت نہریں جاری ہونگی۔ کتابیں بہت شایع ہونگی جن میں اخبار بھی شامل ہیں۔ اور اونٹ بیکار ہوجائینگے۔ سو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں پوری ہوگئیں۔ اور اونٹوں کی جگہ ریل کے ذریعہ سے تجارت شروع ہوگئی" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۹)

"اب ظاہر ہے۔ کہ چاروں علامتیں ظہور میں آچکی ہیں۔ چنانچہ مدت ہوئی۔ کہ ہزار ششم گذر گیا۔ اور اب قریباً پچاسواں سال اس پر زیادہ جا رہا ہے۔ اور اب دنیا ہزار ہفتم کو بسر کر رہی ہے۔ اور صدی کے سر پر سے بھی سترہ برس گذر گئے ہیں۔ اور خسوف کسوف پر بھی کئی سال گذر چکے ہیں۔ اور اونٹوں کی جگہ ریل کی سواری بھی نکل آئی"

(تحفہ گولڑویہ، ایڈیشن دوم حاشیہ صفحہ ۱۵۵)

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کا تحقق تسلیم فرما رہے ہیں۔ جس کا قرآن و حدیث میں ذکر آتا ہے۔ پس مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری نہ ہونا آپ کے بطلان دعویٰ کو مستلزم نہیں۔ بلکہ دنیا کے اکثر حصہ میں جو آجکل ریل جاری ہے۔ یہی دلیل آپ کے صدق دعویٰ پر ہے۔

ہاں مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا آپ نے ازدیاد ایمان کا موجب ضرور قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"ان دنوں میں یہ کوشش بھی ہو رہی ہے۔ کہ ایک سال تک مکہ اور مدینہ میں ریل جاری کردی جائے۔ پس اس وقت جب ریل جاری ہو جائیگی۔ یہ نظارہ ہر ایک مومن کے ایمان کو زیادہ کرنے والا ہوگا" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۶)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کے اجراء کو ازدیاد ایمان کا موجب قرار دیتے تھے۔ ادا فرما ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی کے تحقق کے لئے بطور تائید کے ہوگا۔ سو یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے اونٹوں کو بیکار کرکے اور دنیا کے بیشتر حصہ میں ریلوں کو جاری کرکے پیشگوئی کو کما حقہٗ پورا فرما دیا ہے۔ لیکن جب مکہ اور مدینہ کے درمیان بھی ریل جاری ہوگی۔ تو وہ نظارہ ہر ایک مومن کے ایمان کو زیادہ بڑھانے اور ترقی دینے والا ہوگا اور اب بھی موٹروں کے چلنے کا نظارہ یہی نتیجہ پیدا کرتا ہے

مگر افسوس! ایسی کھلی پیشگوئی کے پورا ہونے پر بجائے اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب خوش ہوتے۔ اور سومنانہ شیوہ اختیار کرتے ہوئے خدا کے پاک مسیح کا دامن پکڑتے۔ اعتراض کرکے لوگوں کو جادۂ ہدایت سے گمراہ کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں۔ اب دنیا حقیقت جان چکی۔ خدا کے مسیح

سائمن کمیشن کا تجویز کردہ نظام حکومت ہند

کمیشن کی مسلمانوں کے مطالبات سے شدید بے انصافی

شملہ ۲۳ جون۔ سائمن کمیشن کی رپورٹ کی دوسری جلد جو کہ ۳۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور بارہ حصوں میں منقسم ہے۔ شائع ہو گئی ہے ۲۷ مئی کو اس پر دستخط ہوئے۔ بعض ارکان کمیشن نے بعض مقامات پر ضمناً اختلاف رائے کا اظہار کیا ہے۔ لیکن عمومی حیثیت سے رپورٹ متفق علیہ ہے۔ کمشنر لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے اس رپورٹ کی ترتیب میں ہندوستان کے گزشتہ چند ماہ کے واقعات کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔ اس لئے کہ ہم ان سے قبل تمام اہم اور اصولی سفارشات پر ہم رائے ہو چکے تھے۔ لہذا ہم نے مذکورہ بالا واقعات کی وجہ سے رپورٹ میں سے ایک سطر بھی نہیں بدلی۔ ہم نے جو آئینی نظام مرتب کیا ہے۔ اس پر بحیثیت مجموعی غور کرنا چاہیئے۔ اسکے بعض حصوں کو دوسروں سے الگ رکھ کر غور نہیں کرنا چاہیئے۔

رپورٹ کی تقسیم

رپورٹ ہذا بارہ حصوں میں منقسم ہے۔

(۱) پہلے حصہ میں کمیشن کی تجاویز کے عام اصول کو واضح کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ سکیم کا عام مقصد حسب ذیل ہے۔

وائسرائے اور گورنروں کے اختیارات

سیلف گورننگ پراونشل یونٹس کی بنا پر آل انڈیا فیڈریشن کا ارتقا۔ وائسرائے شاہی نمایندہ رہیگا۔ اور اس حیثیت سے ہندوستانی ریاستوں اور فوج کے محکمہ جات کا سول انچارج ہوگا۔ صوبجاتی حکومتیں یونیٹری گورنمنٹوں کے طور پر ہونگی۔ منتخبہ و غیر منتخبہ محکمہ جات تمام وزراء کے سپرد کئے جائینگے۔ البتہ قانون و امن کی قائمی۔ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اور اختلافی مسائل کے تصفیہ میں گورنر کو کلی اختیارات ہونگے۔

صوبجات کی تقسیم

(۲) دوسرا حصہ گورنر صوبجات کے متعلق ہے۔ اس میں موجودہ نیابتی الیکٹوریٹ کی بناء پر وسیع کونسلوں کی سفارش کی گئی ہے۔ اگر کوئی دوسرا معاہدہ سرانجام نہ پا سکے۔ تو معاہدہ لکھنؤ برقرار رکھا جائے۔ لیکن حق نیابت کو تین گنا کیا جائے۔ جس کے لئے ایکسٹرنچائز کمیٹی کی تجویز کی گئی ہے۔ صوبجاتی رقبوں کے معائنہ کے لئے ایک بونڈری (حد بندی) کمیشن کی تجویز پیش کی گئی ہے صوبجات کے لئے ایک لچکدار کانسٹی ٹیوشن کی تجویز کی گئی ہے۔

صوبہ سرحد کے لئے لیجسلیٹو کونسل کی سفارش

(۳) تیسرا حصہ صوبہ سرحد اور سپیشل رقبہ جات کی نذر کیا گیا ہے۔ اس کی رو سے شمال مغربی سرحدی صوبہ کو لیجسلیٹو کونسل دینے کی تجویز کی گئی ہے۔ اور انتظامیہ ذمہ داری چیف کمشنر ہی کے ہاتھ میں رہیگی پسماندہ رقبہ جات کی ایڈمنسٹریشن مرکزی حکومت کی سپرد کیجائیگی۔

مرکزی حکومت کی قائمی

(۴) چوتھے حصہ میں مرکزی حکومت کے لئے ۲۸۰ ممبروں کی فیڈرل اسمبلی کی تجویز کی گئی ہے۔ صوبجاتی کونسلیں تناسبی نیابت کے حساب سے ممبران منتخب کریں گی۔ اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ اپنی موجودہ حیثیت میں بدستور قائم رہیں گی۔ مرکزی اگزیکٹو اور اسمبلی کے تعلقات بدستور رہیں گے۔ سوائے اس امر کے کہ سرکاری عنصر میں مزید تخفیف کر دی جائے۔ مرکزی اگزیکٹو کو بادشاہ نہیں بلکہ گورنر جنرل مقرر کریگا۔ اور اس میں لیجسلیچروں کے ممبر یا ممبران بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔ ووٹیبل اور نان ووٹیبل کی تمیز صوبجاتی اور مرکزی لیجسلیچروں میں قائم رکھی جائے گی۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ جب تک صوبجات میں یہ تجربہ جاری رہیگا۔ مرکز کو مستحکم رکھا جائیگا۔

امپیریل آرمی کی قائمی

حصہ پانچ میں تحفظ ہند کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ اور تجویز کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان کے درمیان اس مطلب کا معاہدہ کیا جائے۔ کہ ڈیفنس اور اندرونی قیام امن کی فوج وائسرائے کے ماتحت بطور امپیریل آرمی کے کام کرے۔ اور اس کی قائمی کے لئے ایک مقررہ فنڈ علیحدہ رکھا جائے۔ کمانڈر انچیف وائسرائے کے ماتحت اور حکومت ہند کے ممبر ہوں گے۔

برما کی ہندوستان سے علیحدگی

حصہ ۶ کی رو سے برما کو ہندوستان سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ وہاں کیلئے امپیریل آرمی کی طرح ایک نارتھ ایسٹرن والنٹیر آرمی قائم کی جائے۔

ریاستوں کے ساتھ تعلقات

حصہ سات میں ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ آیندہ تعلقات واضح کئے گئے ہیں۔ اور مشترکہ معاملات کے متعلق ایک کونسل کی تجویز کی گئی ہے۔

ہندوستانی فنانس

حصہ ۸ "ہندوستانی فنانس" کی نذر کیا گیا ہے اس کی ایک خصوصیت پراونشل فنڈ کی قائمی ہے۔ جس کی آمدنی اسمبلی بلا واسطہ ٹیکسوں سے وصول کرے گی۔ اور اسے صوبجات کے درمیان آبادی کے تناسب سے تقسیم کریگی۔

انڈین سول سروس کی سفارش

حصہ ۹ میں آیندہ سروسز کے متعلق تجاویز کی سفارش کی گئی ہے۔ نیز انڈین سول سروس و انڈین پراونشل سروس موجودہ صورت میں قائم رکھا گیا ہے۔

حصہ ۱۰ میں ہائی کورٹ کے کنٹرول پر بحث کی گئی ہے

حصہ ۱۱ میں ہوم اور انڈین گورنمنٹ کے تعلقات مقرر کئے گئے ہیں۔ اور انڈیا کونسل کے کانسٹی ٹیوشن میں ترمیم کی تجویز کی گئی ہے۔

حصہ ۱۲ میں عام جائزہ اور نتائج درج کئے گئے ہیں۔

خلاصہ رپورٹ

غرض ان ابواب کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) نظام حکومت فیڈرل ہوگا۔

(۲) فیڈرل اسمبلی کے ارکان کا انتخاب صوبجاتی کونسلوں کے ذریعے سے ہوگا۔ کونسل آف سٹیٹ باقی رہے گی۔

(۳) صوبوں کی حکومتوں سے دوعملی ختم ہو جائیگی۔

(۴) حق رائے دہی میں اتنی توسیع ہوگی۔ کہ رائے دہندوں کی تعداد تگنی ہو جائے گی۔

(۵) اچھوتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص ہوگی۔

(۶) یونیورسٹیوں۔ تجارتی اور صنعتی حلقوں بڑے بڑے زمینداروں مزدوروں اور عورتوں کی نمایندگی کا انتظام بذریعہ انتخاب اور بذریعہ نامزدگی۔

(۷) مرکزی حکومت میں اصلاً کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

(۸) فوج حکومت برطانیہ کے کارکنوں کے ماتحت رہیگی۔

(۹) برما کو ہندوستان سے علیحدہ کر دیا جائیگا۔

(۱۰) ملازمتوں کے لئے صوبوں میں پبلک سروس کمیشن ہوں گے۔

(۱۱) ہائی کورٹ مرکزی حکومت کے ماتحت ہونگے۔

(۱۲) وائسرائے اور اس کی کونسل بدستور وزیر ہند کے ماتحت رہیں گے۔ لیکن وزیر مذکور کو صوبجاتی معاملات سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

مسلمان اور سائمن رپورٹ

مسلمانوں کے ساتھ اس رپورٹ میں جو سلوک کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی مختصر الفاظ میں یہ ہے۔

(۱) نظام حکومت فیڈرل ہو۔

(۲) صوبوں کے لئے خود اختیاری حکومت۔

(۳) الف۔ میثاق لکھنؤ کے تناسب کے مطابق جداگانہ انتخاب یعنی پنجاب کے لئے ۵۰ فیصدی نیابت

بنگال کے لئے ۴۰ " "

صوبجات متحدہ کے لئے	۳۰ فیصدی نیابت
بہار و اڑیسہ کے لئے	۲۵ 〃 〃
صوبجات متوسط کے لئے	۱۵ 〃 〃
مدراس کے لئے	۱۵ 〃 〃
بمبئی کے لئے	۳۳ 〃 〃

یا (ب) اگر پنجاب و بنگال کے مسلمان نشستوں کی تخصیص کے بغیر مخلوط انتخاب پر آمادہ ہوں تو مسلم اقلیت کے صوبوں میں جداگانہ انتخاب کے ماتحت میثاق لکھنؤ کی زائد از استحقاق نیابت باقی رہے گی۔

(۴) سندھ کو علیحدہ صوبہ نہیں بنایا جائے گا۔ بلکہ اس کے لئے برار کی طرح ایک قانون ساز کمیٹی مقرر ہو گی۔

(۵) صوبہ سرحد کو مانٹیگو چیمسفورڈ کی اصلاحات بھی نہیں دی گئیں۔ صوبۂ مذکور میں چالیس ارکان کی ایک مجلس بنے گی۔ جس کا صدر چیف کمشنر ہوگا۔ ارکان میں سے نصف منتخب ہوں گے۔ اور نصف غیر منتخب۔ اس مجلس کو لاء اینڈ آرڈر اور مالگزاری کے سررشتوں پر کوئی اختیار حاصل نہ ہوگا۔

(۶) بلوچستان کی موجودہ حیثیت میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔

رپورٹ کے بقیہ ضروری حصص اگلے پرچہ میں درج کئے جائیں گے۔

مختلف علاقوں کیلئے خاص کارکنوں کا انتخاب

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک ہے۔ کہ جماعتوں کے چندہ کی تشخیص ہو جانے کے بعد ان کا بجٹ مقررہ وصول کرانے کیلئے علاقہ وار بعض خاص خاص احباب کو ذمہ وار قرار دیا جائے یعنی جس طرح کچھ دوستوں نے تشخیص کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ اُسی طرح بعض دوست وصولی کیلئے ذمہ وار قرار دیئے جائیں۔ مگر یہ تعداد ایک ایک علاقہ کے لئے کم از کم ۳ اور زیادہ سے زیادہ ۷ احباب کی ہو سکتی ہے۔ اور ایک علاقہ کے لئے کم از کم ۱۰ جماعتیں اور زیادہ سے زیادہ ۴۰ جماعتیں ہو سکتی ہیں۔ احباب اپنے اپنے نام پیش کریں اور علاقے بھی تجویز کریں۔ والسلام

ضرورت

ایک پنجابی احمدی دوست کو قادیان سے باہر اپنی دوکان کے کاروبار کیلئے ایک احمدی نوجوان انٹرنس پاس یا پاس نہ ہو۔ تو انگریزی خوب بول سکتا ہو۔ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ سے لے کر ۴۰ روپیہ ماہوار۔ مکان کا انتظام بھی کر دیا جائے گا۔ کرایہ ریل بھی دیں گے۔ مقام بہار اڑیسہ میں ایک عمدہ جگہ ہے۔ پنجابی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں امور عامہ میں معہ تصدیق چال چلن و آنی چاہئیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

نظارت بہشتی مقبرہ کی سالانہ رپورٹ

از مئی ۲۹ء لغایت اپریل ۳۰ء

معذرت

اس رپورٹ کو ماہ مئی ۳۰ء میں چھپ جانا چاہیئے تھا۔ مگر بعض وجوہات کے باعث دیر ہو گئی۔

تحریک وصیت اور سکرٹریان وصایا

حسب تجویز مجلس مشاورت ۲۷ء کہ تمام جماعتیں مالی تنگی کو دور کرنے کی غرض سے اپنے اپنے ہاں سکرٹری وصایا مقرر کریں۔ اور موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔ اس وقت تک ۶۲ جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اور وہ اپنی اپنی جگہ تحریک وصیت کو کامیاب بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل جماعتیں قابل ذکر ہیں۔ باقی جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اس غرض کے لئے سکرٹری مقرر کریں۔ اور اپنے کام کی ماہوار رپورٹ بھجواتے رہیں۔

عبادان

اس جماعت میں مرزا برکت علی صاحب اور بابو فیروز بخش صاحب جنرل سکرٹری دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔ اس جماعت کے موصیوں کا حساب چندہ وصیت بالکل صاف ہے اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس جماعت کے موصیوں نے سلسلہ کے مالی بوجھ کو ہلکا کرنے کی غرض سے اپریل کا چندہ پیشگی بھجوا دیا ہے۔ ان کا یہ فعل باقی جماعتوں کے لئے قابل نمونہ ہے۔

نیروبی

اس جماعت میں ڈاکٹر عمر الدین صاحب خوب جوش و اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چندہ وصیت حصہ آمد بڑھ رہا ہے۔ اور اس جماعت نے مارچ ۳۰ء تک حصہ آمد کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ ہر جماعت چندہ باقاعدگی اور احتیاط کے ساتھ اور پوری تفصیل سے داخل خزانہ صدر کرنے کی طرف متوجہ ہو گئی ہے۔

اگر جماعت نیروبی کے موصی اپنی اپنی وصیتوں کا حصہ جائداد اپنی زندگی میں یکمشت یا باقساط ادا کرنا شروع کر دیں۔ تو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنے آپ کو بہت مفید وجود ثابت کر سکتے ہیں۔

سکندر آباد

اس جماعت میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا وجود قابل قدر ہے۔ دو نئے موصی بنے اس جماعت کے ذمہ کوئی چندہ حصہ آمد بقایا نہیں ہے۔ اور یہ خوبی کی بات ہے۔ کہ اس جماعت کے موصی اپنی جائداد کا حصہ بھی زندگی میں ادا کر چکے ہیں۔

حیدر آباد دکن

اس جماعت میں جہاں وصایا کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے۔ کہ جس قدر موصی ہیں ان کی وصیتیں صرف جائداد کی ہیں۔ انہیں ماہوار آمدنی میں سے بھی کم سے کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار دینا چاہیئے۔ سردست وہاں صرف جماعت کے جنرل سکرٹری سید بشارت احمد صاحب نے توجہ کر کے ۱/۱۰ حصہ آمد کا دینا شروع کیا ہے۔

کرم پورہ ضلع شیخوپورہ

سید لعل شاہ صاحب سکرٹری محنت سے کام کر رہے ہیں تین جدید موصی اس جماعت میں اور ہوئے۔ اور پیشگی حصہ وصیت کے معاملہ میں اس جماعت نے نمایاں کام کیا ہے۔

پشاور

جماعت میں ۹ ممبر موصی ہیں۔ جو کہ حصہ آمد باقاعدہ ماہوار ادا کرتے ہیں۔ دوران سال میں صرف دو موصیوں پر مالی مشکلات کی وجہ سے کچھ بقایا ہو گیا۔ سال زیر رپورٹ میں حصہ آمد کی مد میں مبلغ -/۲۹ ۱۲ روپیہ داخل ہوئے۔ اس جماعت کے سکرٹری منشی عبدالحمید خان صاحب شوق سے کام کرتے ہیں۔

دہلی

سال حال میں ۱۰ نئے موصی ہوئے۔ اس سے پہلے بھی جماعت میں ۱۰ موصی تھے۔ اس جماعت کے سکرٹری مولوی غلام حسین صاحب وصایا کو بڑھانے کے لئے توجہ اور دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔

قادیان

دوران سال میں اس جماعت میں ۳۵ جدید وصیتیں ہوئیں۔

سال گزشتہ میں ۴۳ ہوئی تھیں۔ ایک کی بیشی ہے۔ اس جماعت کی طرف سے وصیت کی تمام مدات میں جو روپیہ داخل خزانہ صدر ہؤا۔ اس کی تعداد -/۱۷۶۰۳ ہے۔ رسالہ الوصیت احباب جماعت کو سنانے کی کوشش کی گئی۔ میں اس جماعت کے لوکل کارکنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

گجرات

ضلع گجرات کی مختلف جماعتوں سے امسال ۱۵ جدید موصی بنے۔ اس ضلع میں چودھری فضل احمد صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کھاریاں اور منشی محمد الدین صاحب تہال تحریک وصیت کو کامیاب بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

سیالکوٹ

اس علاقہ سے ۱۱ جدید وصیتیں آئیں۔ بمقابلہ سالگزشتہ کے ۱۴ کی کمی ہے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ چودھری محمد حسین صاحب اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ آجکل چوہدری فضل احمد صاحب بہت شوق سے کام کر رہے ہیں۔ بہترین نتائج نکلنے کی امید کی جاتی ہے

نوشہرہ

اس جماعت سے سال حال میں ۵ جدید وصیتیں آئی ہیں اور بابو محمد شفیع صاحب انچارج شیڈ اور بابو احمد اللہ صاحب وصایا کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

منٹگمری

یہ جماعت اپنے فرض کو اب محسوس کرنے لگی ہے۔ ۵ جدید وصیتیں سال حال میں اس ضلع سے آئی ہیں۔ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری اور چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۲/۱۱۰ ایل اور چوہدری بدرالدین صاحب توجہ اور محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اس ضلع میں کام کرنے کی بہت بڑی گنجائش ہے۔

مُلتان

خاص ملتان سے سال حال میں ۲ اور اس ضلع کے علاقہ سے ۳ وصایا یعنی کل ۵ وصیتیں جدید آئی ہیں۔ رسالہ الوصیت جماعت کو سنایا گیا ہے۔ یہ جماعت چندہ وصیت (حصہ آمد) کی ادائگی میں باقاعدہ ہے۔ مارچ تک تمام موصیوں کا چندہ داخل ہو چکا ہے۔

بابو محمد اکبر خان صاحب جنوری سے اس جماعت کے سکرٹری وصایا مقرر ہوئے ہیں۔ جو اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے کام کو دلچسپی سے کر رہے ہیں۔ بلکہ ملتان کے باہر بھی اپنے ملنے والوں کو بذریعہ خطوط وصیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جماعت کے پریذیڈنٹ چوہدری فقیر محمد صاحب اور شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر جنرل سکرٹری بھی سکرٹری صاحب وصایا کے ساتھ تعاون کی روح سے کام کر رہے ہیں۔ یہ امر خوشی کے قابل ہے۔ کہ اس جماعت کی رپورٹ ماہوار آتی ہے

فیروزپور

عرصہ زیر رپورٹ میں باوجود پہلے سے موصیوں کی کافی تعداد ہونے کے تین جدید وصیتیں آئیں۔ اور مبلغ ۳/۴/۱۰۲۴ حصہ آمد داخل ہؤا۔ سالگزشتہ ۳/۴/۷۵۰ داخل ہوئے تھے۔ گویا بمقابلہ سالگزشتہ ۲۷۴ روپیہ کا اضافہ ہے۔ اِس جماعت کے سکرٹری وصایا بابو محمد عبداللہ صاحب ہیں۔ جو کہ بہترین کارکنوں میں سے ہیں۔

سنور

اس جماعت میں اس وقت عورتوں مردوں میں سے ۲۰ کے قریب موصی ہیں۔ حافظ فتح محمد صاحب امام مسجد احمدیہ سنور فوت ہو گئے۔ جن کا کتبہ بہشتی مقبرہ میں نصب کیا گیا ہے۔ دوران سال میں ۲ جدید وصیتیں آئیں۔ دوران سال میں مبلغ ۱۲۵ چندہ حصہ آمد داخل ہؤا۔ یہ جماعت حصہ وصیت کو بھی اپنی زندگی میں داخل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مولوی عبدالغنی خان صاحب پنشنر افسر فراش خانہ پٹیالہ دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔

جڑانوالہ

اس جماعت میں ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ٹرزری اسسٹنٹ جو کہ پہلے کبیر والا ملتان میں تھے۔ اور تھوڑے عرصہ سے یہاں آئے ہیں۔ جماعت نے ان کو سکرٹری مقرر کیا ہے۔ انہوں نے جماعت کی تنظیم شروع کر دی ہے۔ ۲ وصیتیں لکھوا کر بھیجی ہیں۔ ان کا اپنا حساب چندہ آمد صاف ہے۔ ان کی بیوی کے حصہ وصیت للعہ روپے میں سے عہ روپے پہنچ چکے ہیں۔ آپ سلسلے کے لئے درد مند دل رکھتے ہیں۔ اور وصیت کی ترقی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

نرگڑھی ضلع گوجرانوالہ

ایک موصیہ فوت ہو گئیں۔ حصہ وصیت داخل ہو چکا ہے کتبہ بہشتی مقبرہ میں نصب کیا گیا۔ ایک وصیت جدید آئی۔ اس جماعت کے سکرٹری مرزا محمد حسین صاحب ادائگی حصہ وصیت کی طرف خاص توجہ رکھتے ہیں۔

ننکانہ ضلع شیخوپورہ

اس علاقہ سے ایک موصی نے سکرٹری صاحب کی تحریک اور سعی سے ۱/۱۰ حصہ آمدنی کا ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ موجودہ سکرٹری ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی تحریک وصیت میں عملی حصہ لیا تھا۔

نابھہ

اس جماعت کے سکرٹری شیخ قدرت اللہ صاحب ؟ سال میں دو جدید وصیتیں آئیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی اس تحریک کی کامیابی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان)

احمدی احباب غور سے پڑھیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۴ طبع پنجم میں اپنی جماعت کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک صاحب اپنا نام۔ ولدیت۔ سکونت مستقل و عارضی مع کوائف یعنے مدلل مختصر دلائل صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے رویا و کشوف بھی اس بارہ میں اگر ہوں۔ خود اپنے قلم سے لکھکر بھیجدے۔ جو کافی تعداد میں جمع ہونے پر ایک کتاب کی شکل میں چھاپ دیئے جائیں گے۔ ایسے بیانات کی ایک کافی تعداد میرے پاس جمع ہو گئی ہے۔ اس کتاب کا نام تذکرۃ الکرام ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں ان اصحاب کے سوانح حیات زمانہ احمدیت درج ہو رہے ہیں۔ جو وصیت کر چکے ہیں۔ جلد دوم میں وہ اصحاب ہوں گے۔ جو ابھی وصیت نہیں کر چکے۔ جو اصحاب باوجود وصیت کرنے کے اپنے وعدہ کا ایفا نہیں کرتے۔ ان کے نام دوسری جلد میں آئیں گے۔ ان امور کی دفتر مقبرہ بہشتی میں پڑتال ہو رہی ہے۔ دوست وصیت کریں اور اس کے ایفا میں جلدی کریں۔

کثیر التعداد دوستوں کے بیانات آچکے ہیں مگر بعض نے یہ ذکر نہیں فرمایا۔ کہ آیا انہوں نے وصیت کی ہے یا نہیں۔ اس بات کی فروگذاشت نہیں ہونی چاہیئے۔

بہت بڑی تعداد صحابیات و اصحاب وصیت کرنیوالوں کی مقبرہ بہشتی میں داخل ہو چکی ہے۔ سوائے چند خواص کے سوانح و بیانات کے کمتر ملتے ہیں محض کتبے ان کی قبروں پر ہیں۔ اس لئے جو اصحاب وصیت کرنے والے ہیں اور دیگر احمدی احباب جو زندہ موجود ہیں وہ بطریق مذکورہ بالا اپنے بیانات، خود لکھکر بتہ ذیل پر بھیجدیں۔ یہ امور آئندہ آنیوالی نسلوں کے لئے موجب ہدایت ہونگے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض دوست اپنی کسر نفسی کی وجہ سے ایسا کرنا نہیں چاہتے اور گمنام رہنا پسند کرتے ہیں اور بعض اپنی پہلی کدورت آمیز زندگی کے حالات دیکھکر لکھنے سے شرماتے ہیں۔ سو ان سے عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاکیدی اعلان مذکور کے موجب اس کی تعمیل ہم سب پر واجب ہے۔ اگر صحابہ کرام نبوی کے اسماء اور ان کے سوانح حیات کوئی لکھنے والا نہ ہوتا تو اسد الغابہ جیسی اتنی بڑی ضخیم کتاب جو کئی مجلدات میں ہے۔ اس میں کے صحابہ کرام کے اسمائے مبارکہ مع مفصل سوانح حیات کے ہم تک کیسے پہنچ سکتے۔ احباب اپنے سوانح زمانہ احمدیت کے لکھنے میں صرف اپنے حسنات کا ذکر لکھیں۔ موجودہ زمانہ کے لوگوں کو ترغیب کے لئے اور آئندہ نسلوں کو ابھارنے کیلئے جملہ دوست اپنے سچے اور پاکیزہ حالات اور روحانی کمالات و فیوض

انعامی ادویہ
عطر اور تیل

(انعام) ہم اپنے گاہکوں کو ہر ماہ قرعہ کے ذریعہ سے پانچ تین اور دو روپے کی جو چیزیں وہ پسند کریں۔ انعام کے طور پر دیتے ہیں۔ آپ فوراً آرڈر بھیجدیں۔ شاید اس ماہ کا انعام آپ کو ہی مل جائے۔

کنارسی روغن۔ نہایت بیش قیمت کشتہ اور ادویہ سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہوسکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اور کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ اور اس کے متعلق ہر قسم کے امراض کی نہر بہدف دوا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض حمل کا ٹھہر نا یا اسقاط ہو جانا۔ بچہ کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانا نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے بینائی کو طاقت دیتی ہے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت باوجود سب خوبیوں کے دو روپے فی شیشی۔ علاوہ محصولڈاک تین شیشی للعہ اور چھ شیشی عہ

سرمہ نورانی:۔ آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ گکرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی دھند جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ۔

دلکشا سنون۔ دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی کو آجکل کی تحقیقات میں نصف بیماریوں کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ تبھی تو مذہب نے بھی مسواک پر اس قدر زور دیا ہے۔ دلکشا سنون دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو کا ازالہ۔ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک:۔

دلکشا کریم:۔ منہ اور ہاتھوں کو نرم رکھنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ جلد کے پھٹنے۔ داغوں۔ دانوں۔ تلوں اور پھنسیوں کا یونانی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

دلکشا ہیر آئل۔ بالوں کی صحت کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفر یعنی سکری کیلئے بھی مفید ہے پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تیل سائنٹیفک اصول کے ماتحت بادام روغن۔ زیتون اور دوسرے تیلوں کو ملا کر قیمتی ادویہ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور خوشبو کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲ فی شیشی۔ تین شیشی کے خریدار سے بجائے ساڑھے سات روپے کے سات روپے وصول کئے جائینگے۔ علاوہ محصولڈاک:۔

دلکشا عطر:۔ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئی طرز پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھول کے مشابہ ہو۔ ۱۲ سے لیکر آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر دیکر خود ہی ہمارے عطروں کی خوبی کا تجربہ کرلیں۔ فہرست دو پیسہ کا ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگی:۔

...ی ڈاکٹر سند یافتہ ہونگے۔ ان کو دوائیوں کے نمونے مفت بھیجے جائیں گے:۔

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)

زمیندار احباب کے لئے نادر موقعہ

ایک چاہ جو کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی فارم کے متصل ہے۔ ٹھیکہ پر دینے کی ضرورت ہے۔ اراضی ۱۸ گھماؤں ہے رکھوال پر دو رہٹ لگے ہوئے ہیں۔ معاملہ ۱۲ فی گھماؤں ہوگا۔ مالک کافی ضمانت ملنے پر ایک اونٹ اور دو جوڑی بیل نصف قیمت پیشگی لیکر باقی بعد میں ادائیگی کی شرط پر دیدیگا۔

ٹھیکہ پانچ سال کے لئے ہوگا۔ جو زمیندار احباب قادیان میں رہائش کے خواہشمند ہیں۔ ان کے لئے نادر موقعہ ہے۔ جلد درخواستیں ارسال کریں۔

"اس چاہ کے ملحق لائن سے پار ایک اور چاہ ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔ اس کا معاملہ ۱۵ روپیہ فی گھماؤں ہوگا۔ کل ۱۲ گھماؤں اراضی ہے"

خاکسار میاں محمد عبد اللہ خان کوٹھی دار السلام قادیان۔ دار الامان

ضرورت ہے

امیدواروں کی۔ جو ٹیلیگراف۔ گارڈ۔ سٹیشن ماسٹری و بجلی کا کام ریلوے گورنمنٹ و محکمہ نہر کی ملازمت کیلئے سیکھنا چاہیں۔ کرایہ ریل کالج دیگا۔ تو اعد ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں:۔

رائل ٹیلیگراف کالج۔ دہلی۔

دیکھئے انگریزی کتنی آسان ہوگئی

منشی غلام جیلانی صاحب احمدی رئیس و پریذیڈنٹ پوسٹ مین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین لاہور فرماتے ہیں۔ کہ جدید انگلش ٹیچر واقعی ایک نادر کتاب ہے۔ معمولی لکھا پڑھا انسان تھوڑے عرصہ میں خاص قابلیت پیدا کر سکتا ہے۔ چند یوم کی محنت سے مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔ فاضل مصنف کو خدا جزائے خیر دے جس کی کتاب سے انگریزی سیکھنے والوں کی بہت سی مشکلات رفع ہوگئیں:۔

> اگر ایک لائق استاد کا کام نہ دے۔ تو کل قیمت معہ محصولڈاک واپس:۔

جناب محمودہ اختر صاحبہ بنت خواجہ محمد عباد اللہ صاحب بی۔ اے تحصیلدار پاکپٹن فرماتی ہیں:۔
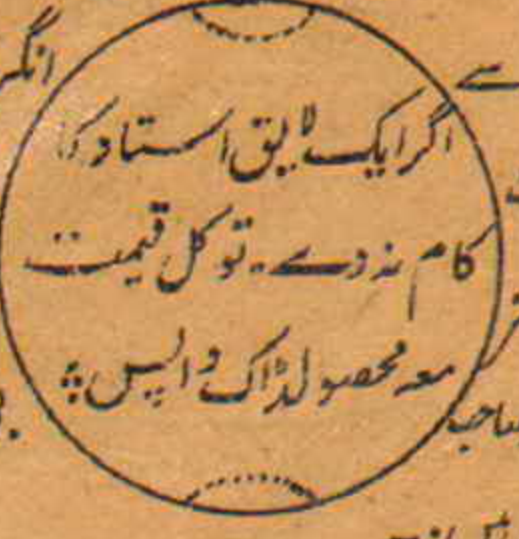
"جدید انگلش ٹیچر قابل قدر تالیف ہے۔ پردہ دار گھروں میں اردو دان لڑکیاں اگر انگریزی سیکھنا چاہیں۔ تو اس سے بہتر استاد نہ ملیگا۔"

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک جو اس کی گوناگوں اور بے نظیر خوبیوں کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ کتب فروشوں کو معقول کمیشن:۔

قمر برادرز (الف) شملہ

ایک دفعہ تین سو ۳۰۰ روپیہ لگا کر
یکصد روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے۔

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر آپ کو روزانہ پانچ روپے آمدنی ہوگی۔ اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ رہیگا۔ اس کی و دیگر حالات و دیگر مشینری اور زراعتی آلات منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے۔ آپ ایک خراس لگا کر اور لگانے کے خواہشمند ہونگے۔ کیونکہ وہ آپکی آمدنی بڑھائیگا۔ علاوہ ازیں ہمارے ہاں پیتل اور لوہے کی ہر قسم کی ڈھلائی کا کام ہوتا ہے

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ (پنجاب)

ضرورت ہے

ایسے امیدواروں کی جو گورنمنٹ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں:۔

پتہ:۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج نئی سڑک دہلی۔